اس خط کا جواب امیر جماعت نے حسب ذیل دیا:-

محترمی و مکرمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - آپ کا عنایت نامہ مجھے کل ہی ملا۔ اس میں شک نہیں کہ میں مدراس سے رنجیدہ آیا ہوں لیکن یہ گمان نہ کیجیے کہ میرا یہ رنج کچھ اپنی ذات کے لیے ہے یا اپنے بگڑے ہوئے مسلمان بھائیوں پر مجھے کوئی غصہ ہے۔ بلکہ رنج اس بات کا ہے کہ مدراس میں میں نے مسلمان عوام کو جس حالت میں پایا وہ بہت افسوسناک ہے اور اس سے مجھے خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچے گا۔ میں مدراس کے عمائد اور شرفا سے زبانی بھی کہہ چکا ہوں کہ عوام کا اس قدر خود سر اپے سرا اور بے لگام ہو جانا کوئی اچھی حالت نہیں ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ وہ کسی وقت اپنے لیڈروں کے نقشے کے بالکل خلاف کوئی جنگ چھیڑ دیں گے اور اس سے پورے جنوبی ہند کے مسلمانوں کی زندگی پر نہایت برا اثر پڑے گا۔ یہ ظاہر بات ہے کہ مدراس میں عوام نے جو کچھ کیا وہ نہ تو مسلم لیگ کے لیڈروں کے اشارے سے تھا اور نہ لیڈر اس پر راضی ہی تھے۔ اب ان کی حرکات کی اس کے سوا کیا توجیہ کی جائے کہ وہ اپنے لیڈروں کے قابو سے باہر ہو چکے ہیں، اب لیڈر آپ بن گئے ہیں اور کسی مفسد اور شورہ پشت اور غیر ذمہ دار آدمی کے بھڑکانے سے بآسانی ایک شورش برپا کر سکتے ہیں۔ آج یہ چیز ہمارے خلاف ہوئی اس لیے اس کا کوئی برا اثر نہیں ہوا کیونکہ ہم بہرحال ان کے خیر خواہ ہیں اور وہ ہمارے ساتھ برائی بھی کریں تو ہم ان کے ساتھ برائی کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ لیکن کل اگر انھوں نے کسی ایسی پارٹی کے خلاف اس قسم کی کوئی حرکت کی جو انہی کی طرح شورہ پشت ہو اور جس کی پشت پر حکومت کی اکثریت بھی ہو تو یہ چیز نہایت خطرناک فسادات کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ یہ باتیں ہیں جن کو میں چاہتا ہوں کہ مدراس کے شرفاء اور عمائد اچھی طرح سمجھیں اور ان کی اصلاح کی فکر کریں۔

.... اور .... صاحبان کے متعلق آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اگر سو فیصدی صحیح ہو تب بھی کیا مدراس کے عوام کے لیے یہ جائز ہو سکتا تھا کہ وہ شراب پیے ہوئے بدمعاشوں کو لے کر ہمارے مقام اجتماع میں گھسیں، جوتے اچھالیں، کھانا لوٹ کرلے جائیں، اجتماع گاہ کی دوسری چیزیں چرائیں اور د

ایک دینی جماعت کے پنڈال میں زبردستی تصویریں لاکر لٹکائیں۔ میں حیران ہوں کہ آخر آپ لوگ ...... صاحب یا کسی اور شخص پر ذمہ داری ڈال کر عوام کی ان ناجائز اور بیہودہ حرکات کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ بالفرض اگر یہ کانگریسی مسلمانوں کا اجلاس ہوتا تب بھی کیا یہ کمینہ حرکات جائز ہو سکتی تھیں ؟

میں نے مدراس کی جماعت کے ارکان سے بر سر موقع کافی باز پرس کی تھی، ان تمام الزامات کی تحقیق کی تھی جو مجھ تک پہنچے تھے اور ان کو محتاط رہنے کی تاکید کر دی تھی۔ لیکن یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے کہ جو لوگ ہماری اس دعوت پر لبیک نہیں کہتے ان کی خاطر میں ان چند لوگوں کو اپنے سے دور پھینک دوں جو مدراس کے لاکھوں مسلمانوں میں سے اس دعوت پر لبیک کہنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ مدراس کے بہتر آدمی اس کام کے لیے پیشقدمی کریں تو انشاءاللہ وہ آپ سے آپ جماعت میں آگے ہو جائیں گے اور جو لوگ قابلیت اور اخلاق میں ان سے کمتر ہوں گے وہ پیچھے چلے جائیں گے۔

خاکسار

ابوالاعلیٰ ، ۷؍ مئی ۴۷ء

ہم نے یہ سارا واقعہ بلا کم و کاست بے کم و کاست بیان کر دیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس سے وہ تمام غلط فہمیاں جو بے بنیاد پروپگنڈے اور غلط بیانات کی اشاعت سے جنوبی ہند کے بعض حلقوں میں پھیلائی جا رہی ہیں، دور ہو جائیں گی۔

اجلاس سوم بروز ہفتہ ۲۶؍ اپریل ۴۷ء : یہ اجلاس خاص تھا اور امیر جماعت کی قیامگاہ پر منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں صرف ارکان اور ہمدرد ہی شریک ہوئے اور اس میں حسب ذیل کارروائی ہوئی

(۱) صوبہ مدراس کی رپورٹ کا بقیہ حصہ قیم صوبہ نے پیش کیا۔

(۲) مولوی محمد یونس صاحب قیم حلقہ ریاست حیدرآباد (دکن) نے اپنے حلقہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

(۳) سید عبدالحکیم صاحب قیم حلقہ ریاست میسور نے اپنے حلقہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔